بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

ہر قسم کی زر اور انتظامی امور سے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور آنکھوں میں سخت درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو ضعف کی تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار اور معدہ میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب ملک محمد عبد اللہ صاحب اور مولوی محمد یار صاحب عارف کو موضع ملکھا نوالہ ضلع سیالکوٹ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے اور مولوی بشیر احمد صاحب کو مہت پور ضلع ہوشیار پور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

آج بعد نماز مغرب حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد مبارک میں ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لیکچر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات سنائے۔

جلد ۳۳ | ۲۳ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۴ھ | ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۷۰

ہندو دھرم میں تبدیلیوں کے متعلق ہندوؤں میں کھلبلی

(از ایڈیٹر)

ہندو دھرم کے بیاہ شادی کے متعلق قوانین کے نامکمل اور ناقص ہونے کا یہی ثبوت کافی ہے۔ کہ آئے دن ہندوؤں کے نمائندگان انگریزی حکومت کے قوانین وضع کرنے والے اداروں میں اس قسم کی تجاویز پیش کرتے رہتے ہیں۔ جن میں ہندو قوانین کے متعلق کئی قسم کی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور حال میں اسی قسم کا ایک ہندو کوڈ مرکزی اسمبلی میں پیش ہے لیکن اس قسم کی تجاویز پیش ہونے پر ہندو پبلک میں جو کھلبلی مچتی ہے۔ اور جس رنگ میں ہندو دھرم کے قوانین اور ان میں تبدیلیوں پر رائے زنی کی جاتی ہے۔ اسے دیکھ کر تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو دھرم کا اب صرف نام ہی نام رہ گیا ہے۔ اس کے قوانین اور احکام اس درجہ ناقص اور نامکمل ثابت ہو چکے ہیں۔ کہ ہندو ان پر عمل کرنا ناممکن سمجھتے ہیں۔ اور ان میں تغیر و تبدل کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔

وہ ہندو کوڈ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ایک کمیٹی کے سپرد ہے۔ جو مختلف مقامات میں سرکردہ ہندوؤں سے شہادتیں لے رہی ہے اور اس سلسلہ میں اس نے لاہور میں اپنے کئی ایک اجلاس منعقد کئے۔ اس کوڈ میں چار ایسی باتیں ہیں۔ جن کے موافق یا مخالف شہادتیں لی جا رہی ہیں۔ اول یہ کہ عورت کی طرح مرد کے لئے بھی یہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک عورت کی موجودگی میں دوسری شادی نہ کرے۔ دوم ہندوؤں سے پیدائشی ذات پات کا امتیاز اڑا دیا گیا ہے۔ اور یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ ذات پات کی قیود کو توڑ کر جو مرد و عورت شادی کریں۔ وہ خلاف قانون نہ ہوگی۔ سوم خاص حالات میں یعنی خاوند عورت کو گھر سے نکال کر دوسری شادی کرے۔ یا خاوند اندھا لولا یا کوڑھی ہو جائے۔ یا نامرد ہو یا غائب ہو جائے۔ تو عورت کو حق حاصل ہوگا۔ کہ ایسے خاوند سے بذریعہ عدالت علیحدگی اختیار کرے۔ چہارم یہ کہ لڑکی کو باپ کی جائداد میں سے حصہ دیا جائے۔

ان میں سے ہر تجویز کے متعلق پنجاب کے ہندو اخبارات میں عجیب شور برپا ہے۔ ان کی تائید کرنے والے ایک طرف شور مچا رہے ہیں۔ اور مخالفت کرنے والے دوسری طرف۔ پھر تائید کرنے والوں میں کئی گروہ ہیں۔ جن میں بعض تو سب تجاویز کو ضروری سمجھتے۔ اور بڑے زور شور سے ان کی حمایت کر رہے ہیں بعض کسی ایک کی تائید میں اور باقی سب کے خلاف ہیں بعض ایک آدھ کو چھوڑ کر دوسری تجاویز ضروری سمجھتے ہیں۔ یہی حال عورتوں کا ہے۔ ان میں بھی مختلف گروہ ہیں۔ خود ہندو اخبارات کی بھی عجیب حالت ہے۔ وہ ان تجاویز کی حمایت یا مخالفت میں جو طریق اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اس کا اندازہ ذیل کے چند اقتباسات سے لگایا جا سکتا ہے۔

اخبار "پرتاپ" نے پہلے تو پہلی اور دوسری تجویز کی کھلم کھلا تائید کی۔ لیکن دوسری اور تیسری کے متعلق عدم اتفاق کا اظہار کیا۔ مگر دبے الفاظ میں ان کی ضرورت کا اعتراف کر لیا۔ اس کے بعد کھل کر جو کچھ لکھا۔ اس کے چند الفاظ یہ ہیں۔

"موجودہ ہندو قانون میں پرش جاتی (مرد) کے مقابلہ میں استری جاتی (عورت) کے ساتھ جو ناانصافی برتی گئی ہے۔ اس کی تلافی یہ سمجھی جائے کہ پرش کے لئے بھی ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیاہ کی ممانعت کر دی جائے۔ تو بے جوڑ شادیوں سے چھٹکارا پانے کی کوئی نہ کوئی صورت نکالی ہوگی۔ چاہے اسے جوڈیشل علیحدگی کا نام دو چاہے طلاق کا۔ پھر بیاہ کے بعد کئی ایسی حالتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جن میں میاں بیوی کا اکٹھے رہنا ناممکن ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں وہ علیحدہ ہونا چاہیں تو اسکا بھی انتظام کرنا ہوگا"

اس ضرورت کا مزید احساس کرانے کے لئے اور اس کی اہمیت واضح کرنے کے لئے "پرتاپ" نے ایک تازہ واقعہ بھی پیش کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

"کلکتہ ہائیکورٹ کے جسٹس آرمنڈ نے حال ہی میں ایک مقدمہ میں ۵۰ صفحہ کا لمبا فیصلہ دیا ہے جس سے طلاق کے مسئلہ پر گہری روشنی پڑتی ہے۔ ایک ہندو لڑکی کی جولائی سنہ ۱۹۴۱ء میں شادی ہوئی۔ پورے دو سال کے بعد اسکے پتی نے اسے گھر سے نکال دیا ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء میں یعنی نکالے جانے کے دو ماہ بعد اس نے پورے غور اور اپنی رضاء و رغبت سے اسلام قبول کر لیا اس نے اپنے پتی سے کئی بار مسلمان ہو جانے کو کہا۔ لیکن وہ نہ مانا۔ اس سے پہلے اس قسم کے مقدمات ہائیکورٹ کے سامنے آئے ہیں۔ جن میں کسی منکوحہ مسلمان عورت نے اسلام ترک کر دیا۔ اور اس کی شادی بھی اس کے ساتھ ہی فسخ ہو گئی۔ جسٹس آرمنڈ نے اپنے فیصلے میں اس سوال پر بحث کی۔ کہ اگر منکوحہ ہندو عورت کسی دوسرے مذہب میں چلی جائے۔ تو وہ رشتہ قائم رہتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے۔ اور انہوں نے اس وقت تک فیصلوں کے خلاف یہ قرار دیا کہ اس حالت میں رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جو عورت مسلمان ہو چکی ہے۔ اس پر ہندو قانون کا اطلاق ختم ہو جاتا ہے۔ جسٹس آرمنڈ کے اس فیصلہ نے قرار دیا۔ کہ ایک شادی شدہ ہندو عورت کسی دوسرے مذہب میں چلی جائے تو شادی ٹوٹ جاتی ہے۔"

آخر میں لکھا ہے:۔

"نئے حالات نے نئی مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ اور ان مشکلات کو آپ یہ کہکر نہیں ٹال سکتے۔ کہ اتنے ہزار برس پہلے ہمارے بزرگوں نے اس وقت کے حالات کے مطابق جو قانون وضع کیا تھا۔ اس میں تبدیل شدہ حالات میں بھی رد و بدل نہیں ہو سکتا۔" (پرتاپ ۷ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو دھرم کے ان قوانین کو ہندو تبدیل کرانے کے لئے انتہائی طور پر مجبور ہو رہے ہیں جن کے ساتھ ایک لمبے عرصہ تک چمٹے چلے آ رہے تھے۔ اور محض ہٹ دھرمی کے طور پر ان کے گن گاتے تھے۔ آج جب کہ پانی ان کے سر سے گذر چکا ہے۔ وہ مجبور ہو گئے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا

ہیں۔ اور بالفاظ "پرتاپ" "نئے حالات اور نئی مشکلات" نے انہیں مجبور کر دیا ہے۔ کہ اُن میں تبدیلی کریں۔ اور اپنے بزرگوں کے ہزاروں سال پہلے کے قوانین کو تبدیل کرنا تو الگ رہا آریہ صاحبان اپنے تازہ بتازہ رشی دیانند جی، اور "شہید دہرم" پنڈت لیکھرام کے ارشادات کو بھی پس پشت ڈالنے کے لئے مجبور ہو چکے ہیں۔ وہ لوگ جو ہندو عورتوں کی خاوندوں سے علیحدگی کا نام طلاق رکھتے ہیں۔ اور اس کے خلاف مدھم سی آواز اٹھا رہے ہیں۔ وہ اسی بات کا سہارا لیکر طلاق کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "پربھات" (۱۳ مارچ) نے لکھا ہے۔

"پنڈت لیکھرام نے آریہ دہرم کی صداقت میں کئی دلائل دیئے اور مخالفوں کا منہ توڑ کر رکھ دیا۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے طلاق سسٹم کی بھی مذمت کی اور بتایا کہ یہ طریقہ سوسائٹی کو بکھیرتا ہے۔ مضبوط نہیں کرتا۔ سوامی دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں بھی طلاق کی مذمت کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ یہ طریقہ ویدک ہے۔ یعنی ویدک دہرم ویدک تہذیب اور ویدک تمدن میں اس کی گنجائش نہیں"۔

لیکن جو سیلاب ہندو عورتوں مردوں کی طرف سے ہندو کوڈ کی تائید میں اُٹھ رہا ہے اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ سوامی دیانند اور پنڈت لیکھرام کو بھی تنکوں کی طرح بہا کرلے جائیگا۔

اس کوڈ میں جو یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ کوئی ہندو ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی نہ کرے اس کی اگرچہ اس نقطہ نگاہ سے تائید کی گئی ہے۔ کہ ایسا شخص پہلی بیوی کو علیحدہ کرنے پر مجبور ہو جائیے۔ لیکن ایک اور لحاظ سے اس کی بھی مخالفت کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ہندوؤں کے بہت بڑے لیڈر ڈاکٹر مونجے نے اخبارات میں اپنا جو بیان شائع کرایا ہے۔ اُس میں لکھا ہے:

"ہندوؤں پر یہ قانون ٹھونسنا کہ وہ ایک سے زیادہ شادی ہی نہ کریں ایک طرح سے سارے ملک کو اسلام کی طرف راغب کرنا ہوگا۔ چونکہ مسلمانوں کی شریعت کے رُو سے چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے۔ لہذا زیادہ شادیاں کرانے کے خواہشمند ہندو مسلمان ہونے لگیں گے"۔

(پربھات ۱۷ مارچ ۱۹۴۵ء)

گویا ہندوؤں میں تعدد ازدواج کو بھی ضروری قرار دیا جا رہا ہے۔ وراثت کے مسئلہ کی تو اس شدومد سے حمایت کی جا رہی ہے۔ خاص کر عورتوں کی طرف سے جن کے بہترین مفاد اس سے وابستہ ہیں۔ کہ اسے نظر انداز کرنا شاید ہی ممکن ہو۔

ان سب تجاویز کی مجموعی طور پر جو تائید و حمایت ہو رہی ہے۔ غور کرنے سے وہ اسلام کے کامل مذہب ہونے۔ دنیا کی تمام قوموں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ ہندو سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ اپنے مذہبی قوانین میں تبدیلیاں کرا رہے ہیں۔ اُن کے خلاف اُن کے مذہبی لیڈر انتہائی زور لگا چکے ہیں۔ کیونکہ وہ تبدیلیاں اسلامی تعلیم سے ماخوذ ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ مجبور ہیں۔ کہ انہیں اپنے مذہب میں داخل کریں۔ اور ان کو عمل میں لائیں۔

ہر احمدی کیلئے قابل توجہ اعلان

ہر احمدی اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور دیکھے کہ کس چیز نے اسے خدمت دین کے لئے فارغ اوقات وقف کرنے سے روکا ہُوا ہے۔ درست جلد اپنے نام بھجوائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

چندہ جلسہ سالانہ اور شہری جماعتیں

ماہ فروری ۱۹۴۵ء کے شروع میں تمام شہری جماعتوں کو ایک سرکلر چٹھی بدیں مضمون بھجوائی گئی تھی۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں کے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی اسم وار فہرست (جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہو) ۲۵ فروری ۱۹۴۵ء تک ارسال فرما دیں۔

نام معہ پتہ۔ آمدنی ماہوار۔ چندہ جلسہ سالانہ بحساب دس فی صدی۔ ادا شدہ رقم۔ بقایا۔

اس کے بعد اخبار الفضل ۲۳ فروری ۱۹۴۵ء میں ایک اعلان اس فہرست کے جلد ارسال کرنے کے متعلق بھی شائع کروایا گیا۔ اور آخر ماہ فروری ۱۹۴۵ء میں ایک مطبوعہ کارڈ بطور یاددہانی کے بھیجا گیا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس ساری کارروائی کے باوجود اب تک بہت تھوڑی جماعتوں نے جواب دیا ہے۔ چونکہ یہ فہرست نہایت ضروری ہے۔ اس پر تمام شہری جماعتوں کے عہدیداران کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ فوری طور پر توجہ کر کے مشاورت سے پہلے ۲۵ مارچ ۱۹۴۵ء تک اپنی اپنی جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کی اسم وار فہرست ضرور بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

جامعہ احمدیہ میں عربی تقاریر

۱۹ مارچ۔ جامعہ احمدیہ میں زیر صدارت جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ ایک جلسہ منعقد ہُوا۔ جس میں پہلے نوجوان عرب مکرم عبدالحمید آفندی الحافظ نے عربی زبان میں دلچسپ تقریر کی۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ مدت گزری۔ ان کے والد صاحب الشیخ عبدالرؤف رسالہ البشریٰ (فلسطین) کے ذریعہ قادیان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسم مبارک سے واقف ہو چکے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر حالات اجازت دیں۔ تو میں ضرور قادیان کی زیارت کروں۔ عبدالحمید صاحب نے اپنے قادیان تک پہنچنے کے حالات بیان کئے۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے انہیں احمدیت سے وابستگی کی توفیق عطا فرمائی۔

اس تقریر کے بعد مولوی الحاج نذیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ نے افریقہ کے حالات پر مشتمل مفصل اور دلچسپ عربی مقالہ پڑھا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ افریقہ میں مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں۔ وہ شریعت غرا کے مقصد کو بھول چکے ہیں۔ اکثر لوگ ایک صوفی فرقہ "تیجانیہ" سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو شریعت کی ایک مسخ شدہ صورت پیش کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ وہاں تبلیغ کی بے حد ضرورت ہے۔ اور طلباء جامعہ احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ دینِ احمد علیہ السلام کی بیکسی کو دیکھتے ہوئے اپنی زندگیاں خدمتِ اسلام کی خاطر وقف کریں۔ ہر دو تقاریر کے بعد طلباء کو عربی زبان میں سوالات کی اجازت دی گئی۔ جس پر بعض طلباء نے سوالات کئے۔ اور مقررین نے ان کے خاطر خواہ جوابات دیئے۔

اخیر پر صدر صاحب نے ہر دو مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جزیرہ عرب میں حریت فکریہ کی کیفیت بیان کی اور دعا پر جلسہ برخاست ہُوا۔ (خاکسار جلال الدین قمر سکرٹری تقاریر جامعہ احمدیہ)

ریویو

فقہ احمدیہ (متعلق مسائل مستورات) معہ فتاویٰ احمدیہ

ہمارے پاس ایک کتاب زنانہ فقہ احمدیہ جلد دوم معہ فتاویٰ احمدیہ تالیف کردہ حکیم محمد عبداللطیف صاحب شہید تاجر کتب قادیان برائے ریویو پہنچی ہے اس کتاب نے مستورات کے متعلق سلسلہ کی ایک اشد ضرورت کو پورا کیا ہے۔ عورتوں کے متعلق پیدائش سے لیکر مرنے تک جو جو ضروری فقہی مسائل ہیں۔ مؤلف نے ان سب کو جمع کر کے ایک ایسی کتاب تیار کر دی ہے۔ جو سلسلہ کے لٹریچر میں ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس سے پہلے ایسی جامع مذہبی کتاب فرقہ نسواں کے متعلق ہمارے لٹریچر میں کوئی موجود نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جماعت کی عورتیں اور لڑکیاں ذاتی طور پر اس تصنیف کی قدردانی کرینگی۔ بلکہ ہمارا خیال ہے۔ کہ ہر لڑکی کے جہیز میں یہ کتاب بطور ایک علمی تحفہ کے دیجانی چاہئے۔ حجم ایک سو ساٹھ صفحات ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ مصنف سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے۔

ملکھانوالہ ضلع سیالکوٹ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۴-۲۵ مارچ کو موضع ملکھانوالہ ضلع سیالکوٹ کی جماعت پبلک تبلیغی جلسہ کر رہی ہے۔ مرکز کی طرف سے بھی مبلغین بھیجے جا رہے ہیں۔ ارد گرد کی احمدی جماعتیں شامل جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

افسوسناک اطلاع

یہ اطلاع نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ کہ قادیان کے سیٹھ کنھیا لال صاحب کا لڑکا سیٹھ پنا لال صاحب جو ممباسہ (افریقہ) میں قریباً بیس سال سے ریلوے میں بعہدہ گارڈ ملازم تھا۔ اور سات سال سے وطن نہیں آیا تھا۔ فوت ہو گیا ہے۔ سیٹھ صاحبان کے خاندان کیلئے اور خاص کر سیٹھ کنھیا لال صاحب کیلئے اس عمر میں یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔ ہمیں اس خاندان سے اس حادثہ کے متعلق دلی ہمدردی ہے۔ اور اُن مخلصانہ تعلقات کیوجہ سے جو اس خاندان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے ایک لمبے عرصہ سے چلے آتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ سیٹھ پنا لال صاحب کی بیوی بچوں کو خدا خیریت سے وطن پہنچاتے۔ اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے۔

مولوی محمد حسین صاحب کی ناکام زندگی اور حسرتناک انجام

اخبار اہلحدیث کے بیان پر دلچسپ تبصرہ

(۲)

موت ہر انسان کے لئے لازمی ہے۔ کوئی عقلمند انسان اس بات پر خوش نہیں ہو سکتا۔ کہ میں زندہ ہوں۔ اور میرا مخالف مر چکا ہے۔ شاعر نے خوب کہا ہے ؎

مرا بمرگ عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

لیکن بعض دفعہ خدا کے کلام کی تصدیق اور نشان آسمانی کے بیان کے لئے کسی کی موت کا ذکر کرنا پڑتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک مضمون "مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی اور مرزا صاحب قادیانی" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔

"دونوں کا انجام خدا کو معلوم ہے۔ مگر بظاہر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دونوں میں بہت فرق ہے۔ مولانا بٹالوی کو اگر کوئی شخص کلمات تحسین کے ساتھ یاد نہیں کرتا۔ تو مذمت بھی نہیں کرتا۔ مگر مرزا صاحب کا حال سب جانتے ہیں۔ چاروں طرف سے آوازے کسے جا رہے ہیں۔ کوئی کسی نام سے یاد کرتا ہے۔ کوئی کسی سے۔ کوئی نظم لکھتا ہے کوئی نثر لکھتا ہے۔ غرض آئے دن یہ ہنگامہ بپا ہے۔ باوجود اس نمایاں فرق کے قادیانی گروہ مرزا صاحب کی فوقیت مولانا موصوف پر ظاہر کرتا ہے۔" (اہلحدیث ۹ مارچ ۱۹۴۵ء)

اس اقتباس میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے جس چیز کو "نمایاں فرق" قرار دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مولانا بٹالوی کو اگر کوئی شخص کلمات تحسین کے ساتھ یاد نہیں کرتا۔ تو مذمت بھی نہیں کرتا۔ مگر مرزا صاحب کا حال سب جانتے ہیں۔ چاروں طرف سے آوازے کسے جا رہے ہیں۔" گویا مولوی صاحب کو تسلیم ہے۔ کہ "مولانا بٹالوی" کے بارے میں اب کوئی شخص بھی "کلمات تحسین" نہیں کہتا مگر کیا یہ کم ہے۔ کہ ان کی مذمت بھی نہیں کرتا یعنی "مولانا بٹالوی" بالکل نسیاً منسیاً ہو چکے ہیں۔ ازروئے واقعات مولوی ثناء اللہ صاحب کے مذمت نہ کرنے والے حصہ بیان سے مجھے اتفاق نہیں۔ مگر کیا خدا ترس اسے مان کر بھی مولوی محمد حسین صاحب کی ناکامی کی مونہہ بولتی تصویر کا انکار کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ باقی رہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ کے مخالفین کا آج تک آوازے کسنا اور آئے دن نظم و نثر میں ہنگامہ بپا رکھنا۔ سو یہ تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی اور صداقت کی دلیل ہے۔ ورنہ ایک ناکام مدعی رسالت کا ساٹھ برس تک اس کے مخالف اس شدومد سے کہاں ذکر کرتے ہیں۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ مسیح اور کاملین انبیاء پر تو چودہ سو برس بعد تک بھی نابکار لوگ آوازے کستے رہتے ہیں۔ اور ان کے برخلاف نظم و نثر میں ہنگامہ بپا رکھتے ہیں۔ لیکن ناکام دعویداروں کو کچھ دیر کے بعد کون پوچھتا ہے اور کس کا سر پھرا ہوا ہے۔ کہ ان کے خلاف ہنگامہ بپا کرے؟ ؎

صادقاں را دست حق باشد مدام
کاذباں مردند و شد ترکی تمام

مولوی ثناء اللہ صاحب خود لکھ چکے ہیں۔

"واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے۔ کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی۔" (تفسیر ثنائی مقدمہ ص ۱۷)

پس مولوی ثناء اللہ صاحب کے قول کے مطابق چند ہی سالوں میں مولوی محمد حسین صاحب کا اپنے ہم مذہب لوگوں کے قلوب اور اذہان سے اتر جانا ان کی ناکامی کی کھلی دلیل ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روز افزوں ترقی کے باعث دشمنان سلسلہ کا آوازے کسنا اور آئے دن ہنگامہ بپا کرنا حضور کی صداقت اور کامیابی پر زبردست برہان ہے۔ باقی وہ ہزاروں اور لاکھوں غیر احمدی جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر حسن خلوص اور محبت بھرے الفاظ میں کرتے ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ حضور نے مولوی محمد حسین صاحب کو ان کی زندگی میں ہی اس انجام کی خبر دے دی تھی فرمایا

ھم یذکرونک لاعنین وذکرنا
فی الصالحات یعدّ بعد فناء

مولوی محمد حسین صاحب اپنے آپکو ایڈووکیٹ "اہلحدیث" کہا کرتے تھے۔ مگر ان کی وفات کے بیس پچیس سال بعد ہی اہلحدیث لوگ ان کو بھول گئے۔ نہ کوئی ان کو کلمات تحسین سے یاد کرتا ہے اور نہ کسی کو ان کی وفات کی تاریخ اور سال معلوم ہے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث ۲۳ فروری ۱۹۴۵ء صفحہ ۵ پر مولانا بٹالوی کی تاریخ و سن وفات "معلوم کرنے کے لئے" اشتہار شائع کیا گیا۔ اس عبرت انگیز ماجرا پر الفضل میں جناب قاضی اکمل صاحب نے ایک عجیب نوٹ تحریر فرمایا۔ جس پر ناراض ہو کر مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"۲۳ فروری کے اہلحدیث میں کسی صاحب نے پوچھا کہ مولانا محمد حسین مرحوم کی تاریخ وفات کیا ہے۔ معمولی بات تھی۔ جس کا جواب اہلحدیث ہی کی فائل سے مل سکتا تھا۔ بس الفضل قادیان نے اس کو رائی کا پہاڑ بنایا۔ اور اسکے متعلق ایک لمبا مضمون لکھ مارا۔ کہ مولوی محمد حسین کی یہ عزت ہے۔ کہ ان کی تاریخ وفات بھی کسی کو یاد نہیں ہمارے حضرت صاحب ایسے اور ویسے ساری دنیا میں مشہور ہیں۔ حیرت ہے کہ اس قسم کے واقعات سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ . . . . . یہ کیا خیال ہے کہ مرزا صاحب کی تاریخ وفات لوگوں کو معلوم ہے۔ اور مولانا بٹالوی مرحوم کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔ حالانکہ اخبار اہلحدیث میں آتی ہے۔" (اہلحدیث ۹ مارچ ۱۹۴۵ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کی تاریخ وفات بھی کسی کو معلوم نہیں۔ خود مولوی صاحب کو بھی معلوم نہیں۔ اگر معلوم ہوتی۔ تو ۲۳ فروری کے اخبار میں گمشدہ چیز کی طرح اس کا اشتہار کیوں شائع کرتے۔ اب بھی مولوی صاحب "تاریخ و سن وفات" ذکر کرنے کی بجائے یہی لکھے جا رہے ہیں۔ کہ "اسکا جواب "اہلحدیث" ہی کی فائل سے مل سکتا تھا"۔ گویا "مولانا بٹالوی" اب پورے طور پر "جعلناھم احادیث" کے مصداق بن چکے ہیں۔ یہ سب کچھ تسلیم کرنے کے باوجود مولوی ثناء اللہ صاحب کو ان "واقعات" سے کچھ ثابت ہوتا نظر نہیں آتا۔ اور نہ ہی انہیں انہیں کوئی کمال دکھائی دیتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے گذشتہ دنوں موتیابند کا اپریشن بھی کرایا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب ظاہری و باطنی بینائی نے حد ضعیف ہو چکی ہے۔ ورنہ اتنے واضح استدلال کو مولوی صاحب کیوں نہ سمجھ سکتے۔ میں ان کی "حیرت" کے دور کرنے کے لئے آیت قرآنی ثم ارسلنا رسلنا تترا کلما جاء امۃ رسولھا کذبوہ فاتبعنا بعضھم بعضا وجعلناھم احادیث فبعدا لقوم لا یومنون (المومنون ع ۳) کی مولوی صاحب کی اپنی نوشتہ تفسیر درج کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں۔

"حقانی تعلیم پھیلانے کو پھر ہم نے پے درپے رسول بھیجے۔ جو لوگوں کو سچی تعلیم دیتے تھے۔ مگر لوگوں کا یہی حال رہا۔ کہ جب کبھی کسی قوم کے پاس کوئی رسول آتا۔ تو وہ اس کی تکذیب کرتے۔ اور نہ مانتے۔ یہ ان کی جہالت تھی۔ اسی لئے ہم نے ایک کے پیچھے ایک کو ملایا۔ اور سب کو تباہ کر دیا۔ اور ہم نے ان کو ایسا نیست و نابود کیا۔ کہ کہیں تو دنیا میں ان کا نام بلند تھا سکہ جاری تھا۔ مگر آخر یہ ہوا کہ ہم نے انکو صرف افسانہ بنا دیا۔ یعنی لوگ فرصت کے وقت دل بہلانے کو ان کی حکایات سنا کرتے کہ فلاں ملک میں ایک بادشاہ تھا۔ اس نے کہا۔ کہ میں خدا ہوں۔ اسکو سمجھانے کو ایک رسول آیا۔ جس کا نام ابراہیم تھا۔ مگر اس نے اس رسول سے مباحثہ کیا۔ اور اس کا کہنا نہ مانا۔ آخر اللہ نے اسکو ایک مچھر سے ہلاک کرایا۔ تو بسا اوقات لوگ ان کی حکایات سنکر بے ساختہ کہہ اٹھتے کہ جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے۔ ایسی قوم کو خدا کی رحمت سے دوری ہو۔" (تفسیر ثنائی جلد ۵ ص ۱۶۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے اہلحدیث بھائی بخدا ایمان الٰہی سنت پر غور کریں۔ اور پھر مولوی محمد حسین صاحب والے عبرت انگیز واقعہ پر نظر ڈالیں۔ تو انہیں ایک عظیم الشان نشان نظر آئیگا۔ کہیں تو دنیا میں ان کا نام بلند تھا۔ سکہ جاری تھا۔ مگر آخر یہ ہوا۔ کہ ہم نے (خدا تعالےٰ فرماتا ہے) ان کو صرف افسانہ بنا دیا"۔ کونسا خدا ترس دل ہے۔ جو حضرت مسیح محمدی (علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ دائماً) کے سب سے بڑے دشمن اور مکفر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اس ناکام انجام کو دیکھ کر خدا کے آستانہ پر جھک نہ جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ قبولیت جس کا نظارہ دنیا کے گوشے گوشے میں نظر آ رہا ہے کہ تمام قوموں میں سے سعید لوگ آپ پر درود و سلام بھیج رہے ہیں۔ اور آپ کے مشن کے لئے اموال اور جانیں فدا کر رہے ہیں۔ اور ادھر مولوی محمد حسین صاحب کی یہ کس مپرسی کہ اسکی قوم اسکی تاریخ و سن وفات کو بھی بھول چکی ہے۔ اور کوئی شخص اسکی طرف منسوب ہونا بھی گوارا نہیں کرتا۔ قربانی کا تو سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ مسیح پاک علیہ السلام کے مزار پر صبح و مسا درود پڑھا جا رہا ہے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب کی قبر کو محض عبرت سے [illegible] دیکھتے ہیں۔ ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الالباب۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری)

بہائیت کی فلسطین میں ناکامی

ایک گذشتہ مقالہ میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ بہائیوں کا فلسطین میں کوئی معبد (جسے بہائی اصطلاح میں "مشرق الاذکار" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے) موجود نہیں - اور نہ ہی کوئی مدرسہ یا دوسری کسی قسم کی درسگاہ ہے اور ان کے مزعومہ مرکز کی حقیقت بھی بہ تفصیل بیان ہو چکی ہے - آج ناظرین الفضل کے سامنے بہائیوں کی فلسطین میں تعداد کا تذکرہ کیا جاتا ہے -

بہائیوں کی تعداد

خاکسار فلسطین میں سنہ ۱۹۳۸ء سے مقیم ہے - اس وقت سے آج تک پوری کوشش کی گئی - کہ بہائیوں کی حقیقی تعداد معلوم ہو سکے - اس عرصہ میں جو بہائی ہمیں معلوم ہو سکے ان کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے - کہ وہ بہاء اللہ کے اہل و عیال ہی ہیں - یا جوان کے مقابر میں چند فارسی الاصل غریب لوگ مالی وغیرہ کا کام کرتے ہیں - اور جن کی تعداد چھ سات اشخاص ہے - یہی بہائی ہیں ونس - بعض لوگ جو ایرانی تھے یا ایرانی الاصل تھے اور جن کے متعلق ہمیں شبہ ہوا کہ وہ غالباً بہائی ہونگے جب ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم بہائی نہیں ہیں بلکہ ہم مسلمان ہیں -

زعیم بہائیت کے بھائی سے ملاقات

گذشتہ ماہ رمضان میں ہم نے ارادہ کیا کہ بہائیوں کے مزعومہ زعیم شوقی صاحب (آفندی "صاحب" کے مترادف ہے) سے ان کی تعداد دریافت کی جائے اس لئے ہم تین اشخاص برادرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مجاہد سیرالیون (جو ان دنوں سیرالیون کو جاتے ہوئے ہمارے ہاں مقیم تھے) اور برادرم نذیر احمد صاحب قریشی عوالدار (نزیل مشرق اوسط) ساکن ٹھیکریوالہ متصل قادیان اور خاکسار شوقی صاحب سے ملنے کے لئے ان کے مکان پر گئے شوقی صاحب سے تو ملاقات نہ ہو سکی - کیونکہ ان کے متعلق ہمیں ان کے گھر سے بتلایا گیا کہ وہ آجکل یہاں نہیں بلکہ لبنان گئے ہوئے ہیں - اس لئے ان کے بھائی ریاض صاحب سے ملاقات ہوئی - ریاض صاحب پکے رنگ کے درمیانہ قد کے نوجوان ہیں بظاہر نظر ان کی عمر چوبیس پچیس سال کی معلوم ہوتی ہے - انگریزی لباس پہنے ہوئے تھے اور داڑھی مونچھیں صفاچٹ تھیں - ان سے ابتدائی رسمی گفتگو شروع ہوئی - اتنے میں ان کی طرف سے ہمارے لئے قہوہ ان کے گھر سے آ گیا ہم نے معذرت کر دی اور کہہ دیا کہ رمضان کا مہینہ ہے اور ہم روزہ دار ہیں - بعدہٗ خاکسار نے ان سے عربی میں گفتگو شروع کی - انہوں نے عربی میں گفتگو کرنے کے متعلق معذرت کا اظہار کیا اور کہا میں اپنا ماحول عربی نہ ہونیکی وجہ سے عربی میں اچھی طرح گفتگو نہیں کر سکتا - اس لئے انگریزی ہی میں بات کر سکونگا - ہم نے کہا بہت اچھا - آخر گفتگو شروع ہوئی ہم نے ان سے کہا کہ ہمیں آپ کی شریعت کی کتاب "اقدس" کے ایک نسخہ کی ضرورت ہے - اگر آپ مہربانی فرمائیں - تو ایک نسخہ ہمیں دیدیں جس قدر اس کی قیمت ہو ہم آپ کو ادا کر دیتے ہیں - انہوں نے کہا ابھی تک ہماری طرف سے اقدس طبع نہیں ہوئی اس لئے ہمارے پاس اس کا کوئی نسخہ نہیں -

بعدہٗ میں نے دریافت کیا کہ آپ یہ بتلائیں بہاء اللہ صاحب کے خاندان کے افراد کے علاوہ حیفا میں خصوصاً اور فلسطین میں عموماً کتنے بہائی ہیں - انہوں نے جواب دیا کہ موجودہ لڑائی سے پہلے تقریباً تیس چالیس تھے میں نے کہا اب موجودہ ایام میں کتنے ہیں انہوں نے کہا کہ بہاء اللہ کے خاندان کے علاوہ اس وقت یہاں کوئی بہائی نہیں - میں نے دریافت کیا کہ وہ بہائی جو لڑائی سے پہلے تیس چالیس تھے کہاں گئے؟ انہوں نے جواب دیا وہ ایران کے رہنے والے تھے اور یہاں تجارت وغیرہ کرتے تھے - لڑائی شروع ہونے پر اپنے ملک ایران کو چلے گئے - اور چونکہ آج کل عام آمد و رفت بند ہے - اس لئے وہ اب واپس نہیں آئے میں نے کہا کہ کیا حیفا کا کوئی مقامی عرب بھی بہائی ہے - انہوں نے جواب دیا کہ کوئی نہیں -

پھر ہم نے دریافت کیا - ہم نے سنا ہے کہ آپ کا فلسطین میں کوئی مدرسہ بھی ہے - وہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے - ہمارا یہاں کوئی مدرسہ نہیں! ہم نے کہا کیا کوئی کالج بھی آپ کا یہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں کوئی کالج وغیرہ نہیں -

اس کے بعد ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ "منشیہ" میں (جو عکا کے قریب ایک گاؤں ہے - اور جہاں بہاء اللہ کا بڑا بیٹا محمد علی رہتا تھا) وہاں کے سب لوگ بہائی ہیں - انہوں نے کہا نہیں وہ عربوں کا گاؤں ہے - وہاں کوئی بہائی نہیں - اس کے بعد ہم نے ان سے دریافت کیا کہ عکا میں کس قدر بہائی ہیں - انہوں نے جواب دیا کہ تین چار ایرانی الاصل بہائی عکا میں رہتے ہیں -

اس کے بعد ہم نے ان سے دریافت کیا کہ ہمیں بہائیت کے متعلق جو مستند کتابیں ہوں وہ تبلائیں اس پر وہ ایک کتاب "Bahaullah & The New Era" (بہاء اللہ اور عصر جدید) اور ایک پمفلٹ "The Bahai Faith" لائے (جس پر پبلشر یا مرتب کا نام مذکور نہ تھا -) ہم نے انہیں قیمت دینی چاہی لیکن انہوں نے کہا کہ آپ زائر ہیں اس لئے آپ سے قیمت نہیں لیتے - ہم نے کہا بہت اچھا آپ کی مرضی۔

پھر ہم نے ان سے کہا کہ ہمیں عصر جدید عربی میں چاہیے انہوں نے کہا کہ افسوس وہ کتاب ہمارے پاس نہیں - اس کے بعد وہ ہمیں دکھلانے کے لئے ایک کتاب "The Bahai world" لائے جو امریکہ میں طبع شدہ تھی اور کافی ضخیم تھی - ہم نے ان سے کہا کہ یہ کتاب ہمیں قیمتاً دیدیں جس قدر اس کی قیمت ہو وہ ہم آپ کو ابھی دید یتے ہیں - انہوں نے کہا کہ افسوس ہے کہ یہ کتاب شوقی صاحب کی لائبریری سے لایا ہوں - اور اس کی ایک ہی کاپی ہمارے پاس ہے - آخر ہم ان سے مندرجہ بالا معلومات لیکر واپس آ گئے -

مندرجہ بالا مکالمہ سے یہ بات صاف طور پر عیاں ہے - کہ فلسطین میں بہاء اللہ کے خاندان کے علاوہ اور کوئی مقامی آدمی بہائیت کا متبع نہیں - صرف بہاء اللہ کا خاندان ہی بہائی ہے -

بہائیوں کے متعلق یہودیوں کا اندازہ

حال ہی میں یہاں ایک فلسطین گائڈ یہودیوں کی ایک بک ایجنسی کی طرف سے شائع ہوا ہے - اس میں اس کے مولف نے فلسطین میں بہائیوں کی تعداد کا بھی پہلے تو "Few Bahais" (چند بہائی) کے الفاظ میں ذکر کیا ہے - بعد میں لکھا ہے کہ ۳۵۰ نفوس (یعنی مرد و زن و بچے) بہائی بھی فلسطین میں رہتے ہیں پس اگر اس بیان کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی بہائیوں کی یہ تعداد کوئی ایسی تعداد نہیں جو قابل ذکر ہو - کیونکہ جس ملک کی آبادی بیس لاکھ ہو اور جس ملک کو بہائیت کا مرکز بتایا جاتا ہو - اگر اس ملک میں ۳۵۰ بہائی ہوں تو دوسرے ممالک میں بہائیوں کی جو تعداد ہوگی وہ ظاہر ہے -

بہائیت کی ناکامی کا واضح ثبوت

نیز اس تعداد سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے - کہ اہل فلسطین میں سے کسی شخص نے بھی بہائیت قبول نہیں کی - کیونکہ عصر جدید میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے - کہ سنہ ۱۸۶۸ء میں بہاء اللہ اور اس کے ساتھی جو فلسطین میں نظر بند کے طور پر لائے گئے تھے ان کی تعداد ۸۰-۸۴ تھی - (عصر جدید انگریزی باب ۳ صفحہ ۴۲) اور اس واقعہ پر ۷۷ سال کا عرصہ گذرتا ہے - اس عرصہ میں ۸۰-۸۴ افراد سے ۳۵۰ افراد بن جانا ایک طبعی زیادتی ہے - خارجی اور غیر طبعی زیادتی نہیں اور یہی بات بہائیت کی تردید کیلئے ایک زبردست ثبوت ہے کیونکہ بہائیت اُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ کا مصداق ہے - اور بجائے (أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ) کے (سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) کے مصداق ہیں - اور غضب الٰہی اور ذلت ہر جگہ ان پر مسلط ہے -

شوقی صاحب کی اخلاقی حالت

آخر میں شوقی صاحب زعیم بہائیت اپنے زائرین کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں اس کی کسی قدر تفصیل بھی ناظرین الفضل کے سامنے پیش کرتا ہوں -

آج سے کچھ عرصہ قبل میں اپنے دو احمدی احباب کے ہمراہ شوقی صاحب کے مکان پر ان سے ملاقات کرنے کے لئے گیا - ان کے گھر سے جواب ملا آفندی یہاں نہیں لبنان گئے ہوتے ہیں - ان دنوں فلسطین میں "ثورۃ" یعنی دہشت انگیزی کا زمانہ تھا - اور شوقی صاحب "فسا و افساد" کا مصداق تھے) پھر ایک مرتبہ غیر مسلموں میں یوم التبلیغ کے موقعہ پر خاکسار اور برادرم السید رشدی البسطی اور السید رفیق عاشور شوقی صاحب سے ملاقات کر کے تبلیغ کرنے کے لئے ان کے مکان پر گئے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اس پر ایک خادمہ باہر آئی - ہم نے اس سے کہا کہ "آفندی" سے ملنا ہے اور میں نے اپنے نام کا مطبوعہ وزیٹنگ کارڈ اس کے ہاتھ ان کو بھیجا اس پر وہ واپس آئی اور ہمارے لئے ملاقات کے کمرہ کا دروازہ کھول کر ہمیں وہاں ٹھہلا گئی اور کہہ گئی کہ ابھی "آفندی" آتے ہیں - ہم تقریباً دس منٹ وہاں بیٹھے رہے اسکے بعد ان کا ایک خادم آیا اور ہم سے کہا کہ آفندی کہتے ہیں کہ آپ کا ملاقات سے کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا کہ وہ زعیم بہائیت ہیں اور میں جماعت احمدیہ کا مبلغ ہوں ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں - اگ

پر وہ ان کے پاس گیا اور پھر تقریباً دس پندرہ منٹ کے بعد واپس آیا اور کہا آفندی کہتے ہیں کہ کیا آپ نے کوئی سوالات وغیرہ دریافت کرنے ہیں یا بحث کرنی ہے؟ ہم نے کہا۔ ان سے ملاقات کرنی ہے۔ وہ زعیم بہائیت ہیں۔ ان سے کچھ باتیں بھی کرینگے۔ بہرحال ہم تین آدمی ان سے ملاقات کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس پر وہ پھر ان کے پاس گیا۔ اور تقریباً پندرہ بیس منٹ کے بعد واپس آیا۔ جواب دیا۔ کہ آفندی کہتے ہیں۔ آج میرے پاس وقت نہیں۔ اس لئے میں ملاقات نہیں کرسکتا۔ (حالانکہ یہ بات ہمیں استقبال کے کمرہ میں بٹھانے سے پہلے بھی کہی جاسکتی تھی) میں نے اس سے کہا۔ کہ بہت اچھا۔ ان سے کہہ دیں۔ کہ وہ ہمارے لئے کوئی اور وقت مقرر کر دیں۔ اس ہفتہ یا دوسرے ہفتہ یا مہینہ بعد یا دو مہینے بعد یا اور کسی وقت چھ ماہ کے اندر اندر ہم اس وقت ملاقات کے لئے آجائینگے۔ اس پر وہ ان کے پاس گیا۔ اور ان سے جواب لیکر آیا۔ کہ آفندی کہتے ہیں۔ آپ کا وزٹنگ کارڈ میرے پاس ہے۔ میں آپ کو بذریعہ ڈاک اطلاع دے دوں گا۔ اس پر ہم انا للہ پڑھتے ہوئے واپس آگئے۔

آج اس وعدہ پر کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اور نہ ہی آئیگا۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری اور مولوی محمد سلیم صاحب سے ملاقات کر چکے ہیں۔ اور غالباً ان کو ملاقات کا وقت دیکر پچھتائے ہونگے۔ زعیم بہائیت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا چیلنج جب مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے تحریک بہائیت پر تبصرہ لکھا۔ اور اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا زعیم بہائیت کو کھلے لفظوں میں دوبارہ چیلنج درج کیا۔ اور انہیں بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا۔ اور اس کا ذکر سن رائز میں بھی کیا گیا۔ اور انگریزی میں بھی چیلنج کا ترجمہ درج کیا گیا۔ تو میں نے انہیں بذریعہ رجسٹری سن رائز کا وہ پرچہ بھیجا۔ اس کا جواب بھی سوائے خاموش عجز ان کی طرف سے کوئی نہ ملا۔

یہ ہے بہائیت کے مزعومہ زعیم "آفندی" اور یہ ہے ان کے مزعومہ مرکز (حیفا) کی حقیقت اور یہ ہے پیدا ہوتے ہی مرجانے والی بہائیت کا ذکر

مسیح محمدیؐ کا حیفا میں زندہ معجزہ

اس کے مقابلہ میں مسیح محمدی کا یہ زندہ معجزہ ہے۔ کہ فلسطین میں عموماً اور حیفا شہر اور جبل الکرمل پر کبابیر میں خصوصاً جماعت احمدیہ بھی ہے۔ اور ساری کی ساری عرب جماعت ہے۔ احمدیہ مسجد بھی ہے۔ احمدیہ مدرسہ بھی ہے۔ احمدیہ پریس بھی ہے۔ احمدیہ بک ڈپو بھی ہے۔ اور ماہوار رسالہ البشریٰ بھی ہے۔ اور صرف گذشتہ تین سال میں بیس ہزار اشتہار بھی صداقت احمدیت کے اظہار کے لئے یہاں سے شائع کرکے نہ صرف فلسطین کے ہر گوشہ میں شائع کیا گیا۔ بلکہ دنیا کے اکناف و اطراف میں بھیجا گیا۔ اور یہاں کی جماعت اپنے اخلاص اور ایمان اور قربانیوں کے لحاظ سے اس اعلیٰ مقام پر ہے۔ کہ ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا ست

کی مصداق ہے۔ فاللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ خلیفۃ المسیح الموعود۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ ؎

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

خاکسار محمد شریف مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ از حیفا

:. اَلصُّلْحُ خَیْرٌ :.

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ایک نہایت اہم پیغام اور مخلصین جماعت سے چند سوالات

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "یہ نیا سال جو شروع ہوا ہے۔ اس میں میں نے صلح کی آواز بلند کی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اسے ہر ملک ہر شہر ہر گاؤں۔ ہر گھر بلکہ ہر ایک کمرہ اور ہر ایک آدمی تک پہنچائے۔ تا یہ دنیا کے کونہ کونہ تک پہنچ جائے۔"

"ہر احمدی جو صلح کا شہزادہ بننے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کا سچا خادم نہیں اور آپ کی روحانی اولاد نہیں۔"

"میں پھر یہ آواز اٹھاتا ہوں۔ کہ انگلستان اور ہندوستان اپنے اختلافات بھلا کر آپس میں جلد از جلد صلح کرلیں۔" "ایک تو انگلستان کے لئے نصیحت تھی۔ کہ وہ ہندوستان کو آزادی دے۔ اور اس کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھائے اور دوسرے حصہ میں ہندوستان کو میں نے دعوت دی تھی۔ کہ وہ انگلستان کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھائے۔ اور پرانے اختلافات کو بھلا کر اس سے صلح کرلے۔" "چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو اللہ تعالےٰ نے توفیق دی۔ کہ انہوں نے اس کے پہلے حصہ کو انگلستان میں بلند کیا...... اس آواز کے دوسرے حصہ کو اب ہندوستان میں بلند کرنے کی کوشش جماعت کے دوسرے دوستوں کو کرنی چاہیئے۔ اور تمام ملک میں اس آواز کو پوری طرح پہنچانا چاہیئے۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے انگلستان کے ساتھ لڑنا جھگڑنا ہندوستان کے لئے فائدہ کا موجب نہیں ہوسکتا۔ ہندوستان اگر آزاد زندگی کا متمنی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ وہ انگلستان کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھائے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا۔ تو بعد میں اسے پچھتانا پڑیگا۔ اور آئندہ نسلیں اپنے باپ دادوں پر لعنتیں کرینگی۔ اور یہ ملک غلامی کی ایسی زنجیروں سے جکڑا جائیگا۔ کہ سینکڑوں سالوں کی قربانیاں بھی اس سے رہائی کے لئے کافی نہ ہونگی۔"

"پنجاب۔ بنگال۔ بمبئی۔ مدراس۔ یو۔پی۔ سی۔پی اڑیسہ۔ بہار۔ صوبہ سرحد۔ صوبہ سندھ اور ریاستوں کے احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ میری آواز کے دوسرے حصہ کو اب ہندوستان میں بلند کریں۔"

"دوسری طرف میں ہندوستان کو بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی انگلستان کے ساتھ اپنے پرانے اختلافات کو بھلا دے...... اس امر کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ ایک سچائی ہے۔ کہ انگلستان جیسا نرمی کا معاملہ اپنے ساتھ والے ملک سے کرتا ہے۔ اس کی مثال سوائے امریکہ کے اور کہیں نہیں مل سکتی...... یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ سوائے امریکہ کے کوئی اور حکومت ایسی نہیں جس کے ماتحت لوگوں کو ایسے آرام اور سکھ کے سامان میسر ہوں۔ جیسے برطانیہ کے ماتحت ہیں۔ پس میں ہندوستان کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اے ہندوستان پیشتر اس کے کہ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تو ظالم بھیڑیوں کا شکار ہو جائے۔ یا تیرے کھلے دروازوں سے غنیم اندر گھس آئے۔ تو انگلستان کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھا۔ کہ یہی ملک ہے۔ جو تیری سب سے زیادہ مدد کرسکتا ہے۔ اور تیری حفاظت کے لئے اتنی قربانی کرسکتا ہے۔ کہ جتنی اس سے دگنی آبادی رکھنے والے ملک بھی کبھی کرنے کو تیار نہیں ہوسکتے۔"

"ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کی مختلف قومیں آپس میں صلح کرلیں۔ مسلمان و ہندو کانگرس و مسلم لیگ اور دوسری سیاسی پارٹیاں پہلے آپس میں صلح کریں۔"

"اگر ہماری جماعت کے لوگ بیعت کے صحیح مفہوم کو سمجھیں اور اپنے فرائض کو ادا کرنے کا خیال رکھیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ امام کی آواز کو ہر احمدی خواہ وہ ہندوستان کا رہنے والا ہو۔ یا انگلستان یا امریکہ یا افریقہ کا یا کسی اور ملک کا دہرانے لگے گا۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں اسے پھیلانے کی پوری کوشش کریگا۔"

"اگر ہمارے مبلغ اپنے فرض کو سمجھیں۔ اور یہ محسوس کریں۔ کہ مبلغ ہونے کی حیثیت سے ہم پر یہ ذمہ واری ہے۔ کہ امام جماعت کے منہ سے جو الفاظ نکلیں۔ ان کو ہر چھوٹے بڑے تک پہنچائیں۔ اور ان میں زیادہ سے زیادہ اثر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تو میری آواز کا ہر جگہ پہنچنا آسان ہو جاتا ہے"

اسیروں کے رستگار المصلح الموعود سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں مخلصین جماعت کے سامنے مندرجہ ذیل سوالات پیش ہیں۔ احباب جماعت اپنے حالات پر غور کریں۔

امتحان کی تاریخ میں تبدیلی

جملہ سیکرٹریان و امراء صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کُتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحان کی تاریخ بعض ضروریات کی وجہ سے بدل دی گئی ہے۔ اور اب امتحان کی تاریخ ۶ رمئی بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔

(جائنٹ سیکرٹری مجلس تعلیم)

ضروری اعلان

دار الانوار کمیٹی کا اجلاس انشاء اللہ تعالیٰ حسب معمول ۳۰ مارچ کو مجلس مشاورت کی کاروائی ختم ہونے کے معاً بعد اسی جگہ منعقد ہوگا۔ ایجنڈا ارسال کیا جاچکا ہے۔ ممبران کی اطلاع کے لئے یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے۔ والسلام۔

(سیکرٹری دار الانوار کمیٹی)

اور اگر ان کے جوابات اثبات میں پائیں۔ تو خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائیں کہ وہ ان زرّیں ہدایات پر عمل کرکے حضور ایدہ اللہ کی خاص دعاؤں کے مستحق اور انعام الٰہی کے مورد بنے ہیں۔ اور اگر ان کے حالات ان سوالات کا جواب نفی میں دیں۔ تو وہ خدا کے حضور گڑگڑائیں اور استغفار کریں کہ باوجود توفیق رکھنے کے انہوں نے ایک اہم فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے۔ اور اس کی تلافی کے لئے حتی المقدور جدوجہد کریں۔ تاکہ امام وقت کی طرف سے بلند کی ہوئی آواز جلد ملک کے ہر گوشہ میں پھیل جائے۔ سوالات یہ ہیں:-

(۱) کیا آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سال رواں میں جو صلح کی آواز بلند ہوئی۔ اسکو پڑھ یا سُن کر اپنے اثر و رسوخ سے کام لیتے ہوئے اسکو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے؟

(۲) کیا آپ نے صلح کا شہزادہ بن کر اور اہل ہند کو انگلستان کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھانے پر آمادہ کرکے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی فرزند ثابت کیا؟

(۳) کیا آپ نے اپنے ہم وطنوں تک یہ آواز پہنچائی کہ انگلستان کے ساتھ گزشتہ اختلافات کو بھُلا کر اس سے صلح کرنا ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو کاٹنے اور اس کو آزادی کی شاہراہ پر کھڑا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے؟

(۴) کیا آپ نے ابنائے وطن پر یہ بات واضح کی کہ انگلستان ہندوستان کے ساتھ سب سے زیادہ نرمی کا معاملہ کرنے والا ہے اور انگلستان کے ذریعہ سے ہندوستانیوں کو بہت سے آرام و سکھ کے سامان میسر ہیں؟

(۵) کیا آپ نے اہل ملک تک یہ بات دلائل سے پہنچائی ہے کہ ہندوستان کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچانے اور خونخوار دشمن کے حملہ سے محفوظ رکھنے کے لئے انگلستان کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھانا ضروری ہے؟

(۶) اگر آپ مبلغ ہیں تو کیا آپ نے حضور کے ارشاد کو ہر چھوٹے بڑے تک پہنچانے کے لئے مؤثر کارروائی کی ہے؟

(۷) کیا آپ نے ہندوستان کی مختلف قوموں اور سیاسی پارٹیوں میں صلح کرانے کے لئے اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لاکر جدوجہد کی ہے؟

اگر مندرجہ بالا سب سوالات کا جواب آپکی طرف سے اثبات میں ہے۔ تو آپ قابل صد مبارکباد ہیں اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کی دعائیں آپکے ساتھ ہیں۔ اور اگر باوجود استطاعت رکھنے کے آپ کا جواب نفی میں ہے۔ تو آپکی کوتاہی ظاہر ہے۔ اور اس کی تلافی آپ کا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے مقدس امام کی آواز کو آفاق عالم میں پھیلانے کی توفیق دے وھو الموفق

خاکسار برکات احمد نائب ناظر امور عامہ

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۱۵۰ منکہ طاہرہ طلعت زوجہ مولوی محمود احمد صاحب خوشابی قوم احمدی عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائیداد اس وقت بصورت حق مہر و زیورات ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ کڑے طلائی ۳½ تولہ۔ نغمیاں طلائی دو تولے۔ نیکلس دو تولہ۔ سوئی کلپ ½ تولہ۔ بندے دو جوڑی ڈیڑھ تولہ اور حق مہر ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد یا زندگی میں اور جائیداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- طاہرہ طلعت دارالبرکات۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل والد موصیہ گواہ شد محمود احمد خاوند موصیہ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۴۸ منکہ صادقہ بیگم زوجہ مسیح اللہ قوم جبوال پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- حق مہر مبلغ ۶۰۰/- روپیہ لیکن کوئی نہیں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد صادقہ بیگم نشان انگوٹھا گواہ شد مسیح اللہ خاوند موصیہ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- حفیظہ بیگم۔

نمبر ۸۱۴۹ منکہ طالع بیگم زوجہ عبداللہ جان صاحب قوم بٹ کشمیری احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن حال وارد دارالفتوح قادیان P.O خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ برتن قیمتی مبلغ ۱۰۰/- روپیہ اور ایک زیور ½ تولہ کا میرے پاس ہے۔ نقد مبلغ ۶۰/- روپے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میرے مرنے پر کوئی میری جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد، نشان انگوٹھا طالع بیگم دارالفتوح قادیان۔ گواہ شد عبداللہ جان خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- حمیدہ بیگم دارالرحمت۔ گواہ شد ہاجرہ بیگم موصیہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۴۷ منکہ رحمت بی بی زوجہ ملک نواب الدین قوم قریشی (ہلیم) پیشہ روئی پنجن عمر تقریباً ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن دھرمکوٹ بگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف مہر ۷۵ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے ہیں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زیور کوئی نہیں الامۃ:- رحمت بی بی گواہ شد:- نواب الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- علی محمد اصحابی موصی۔

نمبر ۸۱۳۵ رضیہ بیگم زوجہ حکیم محمد الدین صاحب قوم اعوان راجپوت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے کانٹے طلائی نصف تولہ۔ ٹوٹیاں طلائی ۲ تولہ۔ اسکے 1/5 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی 1/5 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (نوٹ) ہر ماہ ایک روپیہ چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ الامۃ:- رضیہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد محمد یعقوب پسر موصیہ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عزیز بیگم والدہ موصیہ

نمبر ۸۱۳۸ منکہ زینب بیگم زوجہ سید عبدالحسن صاحب عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- زیور کوئی نہیں۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ حق مہر کے بھی 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامۃ زینب بیگم موصیہ۔ گواہ شد سید محمد حسین۔ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۰۳۷ منکہ نواب دین ولد ملک فضل دین۔ قوم ہلیم قریشی۔ پیشہ روئی دُھنتا عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن دھرمکوٹ بگہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان دو باغیچیاں جنکی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد۔ نواب دین موصی۔ گواہ شد:- جلال الدین امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد:- علی محمد اصحابی دموصی
نوٹ:- میرا گزارہ مذکورہ جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ پانچ روپے اوسط ہے میں اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ ادا کرتا رہوں گا۔
نواب دین موصی

نمبر ۸۱۷۲ منکہ محمد صدیق ولد کرم دین قوم بھٹی پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن دارالیسر قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ پانچ مرلہ زمین سفید جو کہ محلہ دارالیسر چھپڑ میں ہے۔ اس کی قیمت ۱۲۵/- روپے ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد صدیق نقلم خود۔ گواہ شد:- محمد یوسف برادر موصی۔ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا۔

اعلان ولادت

مورخہ ۱۹ فروری کو مستری عبدالعزیز صاحب گھنڈ اکو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا ہے۔ اسکی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(مرزا محمد حسین جنرل سیکرٹری جالندھر)

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ عزیز حمید اللہ کو اب پنی سیلین کے ٹیکے لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ ۱۵ روز تک اس کے نتیجہ کا پتہ لگے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار بیگم سر ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

بواسیر

خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضلہ تعالیٰ سو فی صدی یہ دوا کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ قیمت دو روپے نو آنے

درد گردہ

علاج گردہ } گردہ اور مثانہ میں درد پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا۔ یا مثانہ میں پیپ۔ پیشاب کی ہر قسم کی مرض کے لئے ازحد مفید ہے۔ قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ:۔

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

مطبوعات طب جدید مشرقی

وہ لوگ جو علم طب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ یا طبیب ہیں۔ اگر صحیح معنوں میں طبیب بننا چاہتے ہیں۔ تو دور حاضرہ کے طبیب اعظم مجدد طب استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب موجد طب جدید اور آپکے جانشین سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب صدر آل انڈیا انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کی علمی اور عملی تصانیف کا مطالعہ فرمائیں۔ باوجود گرانی زمانہ کے قیمتیں سابقہ مقرر ہیں۔ فہرست مع قیمت درج ذیل ہے:۔

ہمارا مطب۔ حرز جان حصہ اول و دوم۔ حرز جان حصہ سوم۔ اکسیرات طب جدید۔ طبی اربعین۔ در مکنون۔ اسرار خفی رموز طب۔ کتاب الصدمات۔ معالجات طب جدید۔ ذوق شباب۔ طب العرب۔ شاہین عمل رہنمائے بایو کیمک [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ **کتب خانہ طب جدید۔ شاہدرہ۔ لاہور**

خط بنام ہر خاص و عام

مکرمی۔ السلام علیکم۔ آپ یقین کریں کہ ہمارے پاس ایسے مجرب نسخے موجود ہیں۔ جو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ مایوس ترین مریضوں پر بھی نہایت مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ نسخے انگریزی۔ یونانی اور ویدک ادویات پر مشتمل ہیں۔ ہم نے افادۂ عام کے لئے ان کو ظاہر کرنا پسند کیا۔ اگر یقین نہ ہو۔ تو پوری تسلی کے لئے ہمارے دوا خانہ سے تیار شدہ مرکبات منگوا کر کسی مریض پر استعمال کروا دیکھیں۔ تجربہ کے بعد طے شدہ قیمت پر نقل نسخہ حاصل کریں۔ پھر اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ شہرت دے کر روپیہ کمائیں۔

نوٹ }۔ ہر دوائی گورنمنٹ کے سند یافتہ ماہر کے ذریعہ تیار ہوتی ہے۔ دوائی کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ جواب کے لئے ٹکٹ ارسال کریں۔

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے نادر تحفہ ہے۔ مراق جنون اور ذہنی کمزوری کے لئے اکسیر ہے فی شیشی ۱/۲ پونڈ -/5

فولادی گولیاں

ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کر دیتی ہیں۔ اور بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر دیتی ہیں۔ فی شیشی 41 گولیاں -/3

اکسیری گولیاں

طاقت کے ضائع ہونے کو یکسر روک دیتی ہیں۔ طبیعت میں بے حد ضبط اور طاقت پیدا کرتی ہیں + مکمل کورس -/5

اکسیر البصر

یہ سرمہ پیدائشی اندھاپن کے سوائے ہر مرض چشم کے لئے مفید ہے۔ بڑھاپے میں نظر قائم کر دیتا ہے۔ فی تولہ ۲/۸/-

اکسیر دندان

منہ کی بدبو۔ خون کا آنا۔ پیپ کا نکلنا دانتوں کا ہلنا اس کے چند دنوں کے استعمال سے یکسر دور ہو جاتا ہے ڈبیہ فی اونس ۱/۴/-

نسوانی گولیاں

عورتوں کی مخصوص تکالیف کمی۔ زیادتی درد کمر۔ کمزوری بے قاعدگی کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت مکمل کورس ۳/۸/-

سکری [illegible] علاج | [illegible] کی علاج

ملنے کا پتہ

حمیدیہ فارمیسی قادیان

400 Precious Gems.

دنیا کی بہترین تصانیف کا انتخاب

اس میں مختلف مضامین کے متعلق سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار سو ارشادات جمع کئے گئے ہیں۔ مختلف غیر مسلم و غیر احمدی اقوام پر حقیقی اسلام کی حجت پوری کی گئی ہے۔ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کا ایک اہم فرض۔ یہ چار سو صفحے کی تبلیغی کتاب خدا تعالیٰ کے خاص فضل و تائید سے تیار ہوئی ہے۔ انگریزی دان یہ کتاب شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ مجلد دو روپیہ آٹھ آنے۔ مع محصول ڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت

ایک محنتی ٹریولنگ ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ جو کہ مختلف جگہوں میں جا کر ہماری تیار کردہ اشیاء کے لئے آرڈر بک کرے۔ شرائط معقول ہونگی خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

م۔ ا معرفت الفضل قادیان

OSHAN RADIO HOUSE BATALA

دوستو!

آپ کو ریڈیو مرمت کے لئے لاہور یا امرتسر جانے کی ضرورت نہیں۔ آپکے نزدیک بٹالہ میں ریڈیو مرمت کی نئی دوکان کھل گئی ہے۔ اتوار کے دن احمدیہ ٹی سٹال قادیان پر ملاقات کریں۔

پروپرائٹر: سردار منگل سنگھ

ریڈیو ڈیلر بٹالہ

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجویز فرمودہ نسخہ

اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے

مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے ۱۲/-

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

لکھنؤ آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ نمبر ۵۱

تمام دماغی کام کرنیوالے اشخاص مثلاً طلباء و وکلاء آڈیٹرس تجار کے لئے ایک بیش قیمت تحفہ ہے کمزوری دماغ و اعصاب لکھنؤ آملہ ہیئر آئل کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔ عمدہ چیز ہے نا لفوں نالہ فروخت ہو رہا ہے۔ معزز حضرات کے سینکڑوں تعریفی خطوط موجود ہیں۔ آپ بھی منگا کر فائدہ اٹھائیے قیمت [illegible] فی پونڈ علاوہ محصول۔ دوکانداروں کو خاص رعایت۔ ملنے کا پتہ:۔

دی لکھنؤ پرفیومرس اینڈ کو کلومل اسٹریٹ کانپور

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۲ مارچ جنرل آئزن ہوور کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ اتحادی افواج نے رائن اور ناہ کے درمیان جرمن لائن کو روند ڈالا ہے۔ اب صرف مشرقی کونے میں پچاس میل لمبے اور تیس میل چوڑے علاقہ میں دشمن مقابلہ کر رہا ہے۔ رائن کے مغرب میں دشمن کے پاؤں بالکل اکھڑ چکے ہیں۔ اور اس کی حالت سخت نازک ہے۔ روزانہ ہزاروں جرمن قید ہو رہے ہیں۔ صرف سہ شنبہ کے روز تیسری امریکن فوج نے ۱۴ ہزار جرمن قیدی بنائے اور ساتویں فوج نے دس ہزار۔ تیسری امریکن فوج کے دستے جرمنی کے اہم صنعتی شہر لڈوگ ہافن میں داخل ہو گئے ہیں۔ شمال میں پہلی امریکن فوج نے رمیگن کے مورچہ کو اور وسیع کر لیا ہے۔

مشرقی محاذ پر کونگسبرگ میں گھری ہوئی جرمن فوج کا روسی برابر صفایا کر رہے ہیں۔ اور ڈنزگ کی طرف بڑھتے ہوئے انہوں نے بہت سے مزید شہروں و قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ مشرقی پرشیا کے دارالسلطنت برسلاؤ کے اندر اور آس پاس بھی جرمنوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ مارچ ایڈمرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹ سے ۲۱ مارچ تک اتحادی ہوائی جہاز جاپان کے جنوب میں بونن اور شمال میں کوریلیز کے جزائر پر بمباری کرتے رہے۔ امریکن فوج نے پینائے کے دارالسلطنت ایلوایلو پر قبضہ کر لیا ہے۔ پینائے میں دشمن کی منظم مزاحمت بالکل کچل دی گئی ہے۔ البتہ کہیں کہیں منتشر شدہ ٹولیاں مقابلہ پر آ جاتی ہیں۔ منڈاناؤ کی بندرگاہ زمبوآنگا پر بھی امریکن قبضہ کیا جا چکا ہے۔ نیز یہ بھی اعلان ہوا ہے۔ کہ انا تے کے پاس چینی سمندر میں دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کیا گیا۔ اور دو فوج بردار جہاز اور ایک ڈسٹرائر ڈبو دیا گیا۔

کلکتہ ۲۲ مارچ برما کے محاذ پر ۱۴ ویں فوج مانڈلے کے جنوب میں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

لنڈن ۲۲ مارچ کل وزیر ہند نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ کہ لارڈ ویول کے یہاں پہنچنے پر ان کے ساتھ ہندوستان کے آئینی اور سیاسی مسائل پر بات چیت ہو گی۔ حکومت برطانیہ کرپس سکیم پر اب بھی قائم ہے۔ اور ہم کئی بار اپنی اس پالیسی کا اعلان کر چکے ہیں۔

شیلانگ ۲۲ مارچ۔ آسام میں کولیشن وزارت بنانے کے بارہ میں مخالف پارٹیوں کے نقطۂ نگاہ کا علم حاصل کرنے کے لئے آسام کے وزیر اعظم سر محمد سعد اللہ نے کانگرس پارٹی اور نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈران سے بات چیت کی۔

لنڈن ۲۲ مارچ اخبار ایوننگ سٹینڈرڈ نے مانڈلے فتح کرنے پر ۱۴ ویں فوج کی بہت تعریف کی اور لکھا ہے۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جاپان کی شکست کا زمانہ اب بالکل قریب آ گیا ہے۔ اور یہ اتحادی فوج کی ہمت کا ثبوت ہے۔

ماسکو ۲۲ مارچ سویٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس اور ترکی کے مابین جو معاہدہ غیر جانبداری ۱۹۲۵ء میں ۲۰ سال کے لئے ہوا تھا۔ اس کی میعاد اب ختم ہونے والی ہے۔ روسی حکومت نے ترکی کو مطلع کیا ہے کہ روس اب اس معاہدہ کی تجدید نہیں چاہتا اور اسے ختم کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ یہ نئے حالات کے مطابق نہیں۔

لنڈن ۲۲ مارچ جاپان کے وزیر جنگ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل قریب میں جنگی تماشہ گاہ جزائر جاپان میں ہو گی۔

پیرس ۲۲ مارچ۔ یہاں امریکی طیارے اسلحہ اور سامان جنگ سے لدے کھڑے ہیں اور یہ سامان فرانسیسی ہند چینی میں فرانسیسی فوجوں کو پہنچانے کے لئے واشنگٹن سے احکام موصول ہونے کے منتظر ہیں۔

پشاور ۲۲ مارچ یہاں عام افواہ ہے کہ نئے وزیر اعظم ڈاکٹر خانصاحب نے گورنر سے کہا ہے۔ کہ سابق لیگی وزراء کے خلاف تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے۔ کیونکہ عام طور پر پبلک میں یہ الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ ان میں سے بعض نے کئی لاکھ روپیہ رشوت ستانی سے جمع کیا۔ اور جائدادیں خرید کی ہیں۔

کیمبل پور ۲۲ مارچ۔ پولیس نے ۲۲ احرار کارکنوں کو جن میں ڈسٹرکٹ مجلس احرار کا صدر بھی شامل ہے گرفتار کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے مکانات کی تلاشیاں لینے پر بہت سی کلہاڑیاں۔ وردیاں اور ریکارڈ برآمد ہوئے ہیں۔

لاہور ۲۲ مارچ حکومت کی مہیا کردہ چادروں سے پیتل کے جو برتن بنتے ہیں۔ ان کی قیمت پونے دو اور دو روپیہ ایک آنہ فی پونڈ کے درمیان تھی۔ جسے کم کر کے ۱/۱۰ اور ۲ روپے فی پونڈ کے درمیان کر دیا گیا ہے۔ پیتل کے دوسرے تمام برتنوں کی قیمت جن پر کنٹرول نہیں ۲/۹ روپے فی پونڈ سے گھٹا کر ۲ روپے ۵ آنے فی پونڈ کر دی گئی ہے۔

چنگنگ ۲۲ مارچ۔ چین میں سونے کا نیا ڈالر رائج کیا گیا ہے۔ جس پر صدر روزویلٹ اور مارشل چیانگ کائی شیک کی تصویریں ہیں۔

دہلی ۲۲ مارچ۔ یکم اپریل سے اندرون ہند۔ برما۔ سیلون۔ افغانستان اور تبت کو جانے والے معمولی تار کا محصول ۸ اور ایکسپریس کا ۸ بڑھا دیا گیا ہے۔ گویا ۸ الفاظ کے معمولی تار کی فیس اب ۱۳ ہو گی۔

استنبول ۲۲ مارچ کہا جاتا ہے کہ روسی حکام نے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی امریکن ہوائی جہاز بخارسٹ میں نہیں اتر سکتا۔ اور نہ ہی رومانیہ پر پرواز کر سکتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بخارسٹ میں بعض امریکن ایک مظاہرہ کے فوٹو لے رہے تھے۔ کہ روسی حکام نے ان کے کیمرے چھین لئے۔ روس بلغاریہ اور رومانیہ کو اپنے حلقۂ اقتدار میں خیال کرتے ہیں۔ اور وہاں کسی قسم کا امریکن اثر گوارا نہیں کرتے

نیو یارک ۲۲ مارچ۔ امریکن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکی اڑن قلعوں نے جاپان پر پرواز کرنے کے بعد معلوم کر لیا ہے کہ جاپانی بیڑا کس جگہ چھپا ہوا ہے۔

کراچی ۲۲ مارچ۔ لاڑکانہ اور تحصیل تھانہ سیر کے دیگر نواحی دیہات میں پلیگ کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ گزشتہ دنوں یہاں ۴۸ اشخاص بیمار ہوئے جن میں سے ۱۵ مر گئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کرنال کو اسے روکنے کے لئے خاص اختیارات دیئے گئے ہیں۔

گوام ۲۲ مارچ ایڈمرل نمٹس کے ہیڈکوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکن بیڑے نے دوشنبہ کو جاپان کے سمندر میں جاپانی بیڑے کے ایک یونٹ پر حملہ کیا۔ اور جاپان کے سب سے بڑے جنگی جہاز کو جس کا وزن ۴۵ ہزار ٹن ہے ناکارہ کر دیا۔ تین طیارہ بردار اور کئی دیگر بڑے چھوٹے جہازوں کو نقصان پہنچایا ۴۷۵ جاپانی ہوائی جہاز بھی اس لڑائی میں تباہ کر دیئے گئے۔

نیو یارک ۲۲ تاخیر و تعویق کی تاب نہ لاتے ہوئے حکومت امریکہ نے حکومت روس پر یہ امر واضح کرنے کے لئے سفارتی اقدامات اختیار کئے ہیں۔ کہ پولینڈ کے متعلق جس قدر جلد مذاکرات کی وضاحت ہو جائے بہتر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ اس بات پر مصر ہیں کہ پولینڈ کے بارہ میں گفت و شنید میں لنڈن میں مقیم پولش گورنمنٹ کے وزیر اعظم کو شامل کیا جائے۔

کراچی ۲۲ مارچ کراچی کوٹری ریلوے لائن پر جانگشاہی کے سٹیشن کے پاس آج صبح ۱۹ اپ پسنجر ٹرین ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئی ہلاک اور مجروح ہونیوالوں کی تعداد ۱۶ بیان کی گئی ہے۔

کلکتہ ۲۲ مارچ برما میں مانڈلے اور منڈالے دریا کے درمیان گھری ہوئی جاپانی فوج کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ اتحادی فوج مانڈلے کے جنوب کی طرف کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ یہاں سے جنوب مغرب کی طرف منجان میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اس شہر کے جنوبی حصہ میں اتحادی فوج نے مضبوطی سے پاؤں جما لئے ہیں۔ شمال میں چینی دستے لاشیو سے سیپاؤ جانیوالی سڑک پر بڑھتے جا رہے ہیں۔ اتحادی ہوائی جہاز بھی برما میں دور دور تک حملے کر رہے ہیں۔ کل پیگو مرتبان ریلوے کے چار پل انہوں نے برباد کر دیئے۔ اراکان میں دشمن کی رسد کی گاڑیوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ سیپاؤ کے جنوب میں جاپانی دستوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ ٹونگو اور مولمین پر بھی حملے کئے گئے۔

لنڈن ۲۲ مارچ مغربی محاذ پر تیسری اور ساتویں امریکن فوجیں برابر بڑھتی جا رہی ہیں کائبلنز اور لڈوگ ہافن کے درمیان گھرے ہوئے جرمن مورچہ کو اور تنگ کر دیا گیا ہے۔ اب یہ مورچہ ایک دریائی مورچہ سے تھوڑا ہی بڑا ہے۔ لڈوگ ہافن کا شہر جس پر قبضہ کیا گیا ہے۔ کیمیکلز تیار کرنے کا اہم مرکز ہے۔ جرمن رائن کے پار نکلنے کا راستہ کھلا رکھنے کے لئے سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ پہلی امریکن فوج میدان پر میدان مارتی جا رہی ہے۔ فرینکفورٹ سے کولون جانیوالی بڑی سڑک کے دس میل سے زیادہ بڑے ٹکڑے پر وہ اب قبضہ کر چکی ہے۔